

سوال: کیا ایک نماز کا فدیہ ایک سے زائد لوگوں کو تقسیم کر کے دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

محمد عرفان عازی
کشمیر کالونی کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب حامداً و مصلياً

ایک نماز یا روزے کا فدیہ ایک ہی شخص کو دینا بہتر ہے، تاہم ایک سے زائد افراد کو دینے کی بھی گنجائش ہے۔
چنانچہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

ایک روزہ کے فدیہ کو دو آدمیوں میں تقسیم کرنا یا چند روزوں کے فدیہ کو ایک ہی شخص کو ایک تاریخ میں دینا درست نہیں جیسا کہ شامی نے بحوالہ بجزاز قنیہ نقل کیا ہے اور بیان القرآن میں اسی کو نقل کیا گیا ہے مگر حضرت نے امداد الفتاویٰ میں فتویٰ اس پر نقل کیا ہے کہ یہ دونوں صورتیں جائز ہیں، شامی نے بھی فتویٰ اس پر نقل کیا ہے البتہ امداد الفتاویٰ میں ہے کہ احتیاط اس میں ہے کہ کئی روزوں کا فدیہ ایک تاریخ میں ایک کو نہ دے، لیکن دے دینے میں گنجائش بھی ہے۔ یہ فتویٰ مورخہ ۱۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۳ھ امداد الفتاویٰ جلد دوم صفحہ ۱۵۰ میں منقول ہے (معارف القرآن 1/446)

الدر المختار وحاشیة ابن عابدین (رد المحتار) (2/427)

(وللشيخ الفاني العاجز عن الصوم الفطر ويفدي) وجوبا ولو في أول الشهر وبلا تعدد فقير كالفطرة وفي الشامية (قوله وبلا تعدد فقير) أي بخلاف نحو كفارة اليمين للنص فيها على التعدد، فلو أعطى هنا مسكينا صاعا عن يومين جاز لكن في البحر عن القنية أن عن أبي يوسف فيه روايتين وعند أبي حنيفة لا يجزيه كما في كفارة اليمين، وعن أبي يوسف لو أعطى نصف صاع من بر عن يوم واحد لمساكين يجوز قال الحسن وبه نأخذ اه ومثله في القهستاني

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح (ص: 688)

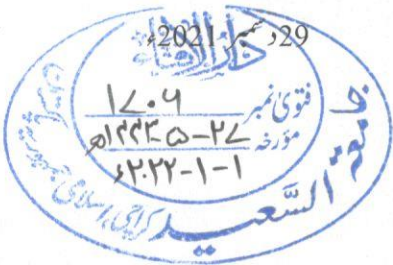
"ويجوز الفطر لشيخ فان وعجز فانية" سمي فانيا لأنه قرب إلى الفناء أو فنية قوته وعجز عن الأداء "وتلزهما الفدية" قوله: "وتلزهما الفدية" ثم إن شاء أعطى في أول رمضان وإن شاء أعطى في آخره ولا يشترط في المدفوع إليه العدد. فقط والله تعالى اعلم

محمد طاہر عقی عنہ

دارالافتاء جامعۃ السعید

نزد نرسری کراچی

24 جمادی الاولیٰ 1443ھ



محمد طاہر عقی
۲۷-۲۵-۱۴۴۳ھ

الحوا
محمد طاہر عقی